ہفت روزہ

خدام الدین
لاہور

زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۳۰ دسمبر ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۵ لاہور

ہدیہ چار آنے



عقیل احمد شید آر بی
کوٹ ادو

ضیا بن کر ستاروں میں جو ہستی جگمگاتی ہے
وہی ہستی مرے دل میں نظر ہر بار آتی ہے

سخن بنکر وہ انساں میں پرندوں میں چہک بنکر
حسن بنکر وہی ہستی گلوں میں مسکراتی ہے

فرشتوں کے تقدس میں وہ حوروں کی جبینوں میں
وہ چھپ کر نازنینوں میں کبھی جلوہ دکھاتی ہے

زبان برگِ گل سے جب بہاریں گنگناتی ہیں
دلِ کافر کو بھی اس دم تمہاری یاد آتی ہے

کلیم اللہ کے دل میں جو ارنی بن کے آئی تھی
دھڑکتے دل کے تاروں پہ وہ نغمہ بن کے آتی ہے

دُعا

اک عقیدت کا ہے اظہار ثنا میں میری
رنگ ہے دِل کی تمنّا کا دعا میں میری
صُورتِ خضر کروں راہ نُمائی یارب
ہو نہ جب بھٹکے مُسافر کی رسائی یارب
جذبۂ حُبُّ الوطنی ہو ہمیشہ دل میں
کام آؤں میں یُوں انسان کی ہر مُشکل میں
عقل دی ہے تو اسے شوقِ تگ و تاز بھی دے
دل دیا ہے تو اسے سوز بھی دے ساز بھی دے
میری گُفتار میں بھر کوثر و تسنیم کا رنگ
نغمۂ رُوح کو دے ساز کوئی خوش آہنگ
پاک آلائشِ دُنیا سے ہو دل کا مسکن
تا دمِ مرگ رہے شمعِ ایماں روشن
جُرأتیں، ولولے اس ناتواں دل میں بھر دے
ہاں مجھے خُوگرِ آلام و مصائب کر دے
اک مجاہد کی طرح عُمر بسر ہو میری
اور شمشیر و سناں پر بھی نظر ہو میری
عجز و اخلاص ہو بیباکی ہو حق گوئی ہو
اُمّتِ احمدِ مختار کی دل جوئی ہو
عدل و انصاف و شجاعت ہو جوانمردی ہو
غیر سے اپنے سے یارب مجھے ہمدردی ہو
تیرے قرآں کے تحفظ کا مجھے پاس رہے
سیّدُ الشُّہداء کی خُوں میں مرے بُو باس رہے
جس کی حکمت سے ہے قائم یہ نظامِ عالم
تابعِ فرماں رہوں میں بھی اسی کا ھر دم

ناظم نقوی

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
فون نمبر ۶۷۵۴۵
جلد ۶ | ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء | شمارہ ۳۴

الجزائر کا محشرستان

جہاد کی فرضیت

اسلام دنیا میں مغلوب ہونے کیلئے نہیں آیا۔ جب کسی قوم نے اسلام پر پورا پورا عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اُخروی نعمتوں، لذّات و مسرّت کے ساتھ ساتھ دنیوی انعام و اکرام کے دروازے بھی کھول دیئے اسلام کی پابندی فلاح دارین اور اس سے بے اعتنائی خسرانِ زیان کے مترادف ہے۔ اسلامی احکام میں ایک اہم حکم جہاد ہے۔ بلکہ حدیث میں اس کو ذُرْوَۃُ السَّنَام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اونٹ کے کوہان کا بلند حصّہ۔ اسلام میں جہاد کو سب سے اونچا مقام حاصل ہے۔ جب مسلمانوں کی ایک جماعت کفر سے برسرپیکار ہو۔ اگر اسکے مغلوب ہونے کا خطرہ ہو۔ تو قریب کے مسلمانوں پر بھی جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر پھر بھی کمزوری کا اندیشہ ہو۔ تو اُن سے ذرا دُور والوں پر بھی۔ اور اگر اہل اسلام کی شکست کا خطرہ پھر بھی دامنگیر ہو۔ تو یہ فرضیت پھیلتے پھیلتے مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گی اور اسلام کے ہر کلمہ گو پر جہاد فرض عین ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اسلام کی کمزوری کو پسند نہیں فرماتے چاہے اسکی خاطر تمام دُنیا جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائے۔ یہ کوئی عقل و ادراک سے بالاتر بات نہیں ہے۔ جب ایک بادشاہ یا سلطنت کے اندر بغاوت ہو جائے اور باغی وفادار رعایا پر غلبہ حاصل کرلیں۔ تو مملکت کی تمام طاقت اس بغاوت کو فرو کرنے پر لگادی جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے باغیوں کے غلبہ کا اندیشہ اللہ تعالیٰ کے وفادار بندوں پر غالب آجائے تو اس کی اپنی سلطنت ہے۔ ایسے وقت اس نے تمام روئے زمین کے وفادار اور ایماندار بندوں پر جہاد فرض کر دیا ہے۔ اور مسلمان جب تک جہاد کی فضیلت اسکے برکات سے واقف اور اس پر قائم تھے دُنیا کی کوئی طاقت ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتی تھی۔

مسلمانوں کی غفلت

مگر آج مسلمانوں پر غفلت طاری ہے۔ وہ ایک جسم کے اعضاء کی طرح ایک دوسرے کا درد محسوس نہیں کرتے اور اسی لئے پٹ رہے ہیں۔ یہی نہیں کہ وہ باہمی تعاون و تناصر سے کام نہیں لیتے بلکہ اعداء دین سے مل کر بعض بعضوں کے درپئے آزار رہتے ہیں پچھلی دو تین صدیوں سے ہمارا یہی حال ہے۔ اور بلاشبہ ہمیں اسکا خمیازہ بھی بھگتنا پڑ رہا ہے۔

بیداری !

مگر الحمد للہ تعالیٰ اب غفلت کے گھٹاٹوپ بادل چھٹ گئے ہیں۔ پاکستان، انڈونیشیا، مصر و شام دیگر عرب اور مسلم ممالک صحیح اسلامی اخوّت کے برکات و ثمرات کا احساس رکھنے اور باہمی اتحاد کے خواہشمند نظر آتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تقریباً تمام اسلامی ممالک یہودی مخالفت اور الجزائر کی حمایت میں ہم آہنگ ہیں۔

امتحان کا وقت

مگر الجزائری جہاد نے جو صورت اختیار کر لی ہے وہ نہایت نازک اور عالم اسلام کے لئے کڑا امتحان ہے۔ الجزائری عرب مسلمان جو اسّی (۸۰) نوّے (۹۰) لاکھ کی آبادی رکھتے ہیں۔ چھ سال سے فرانسیسی کافروں سے برسرِپیکار ہیں۔ ایک غلام ملک جس سے اسلحہ چھین لیا گیا ہو۔ اور جس کے سر پہ ۵ لاکھ مسلح فوج ہر وقت موجود ہو۔ ان کے جہاد کے نتائج کے تصوّر سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ لاکھوں مسلمانوں کو شہر بدر کیا گیا۔ لاکھوں کو تہ تیغ کیا اور لاکھوں کو آبادیوں سے باہر کر کے تباہ و برباد کیا گیا۔ چھ سال تک مسلمانوں کے اس قتلِ عام نے عالمی رائے کو ضرور متأثر کیا۔ اور خاصکر افریقی ممالک کے جسمِ مردہ میں اُس نے رُوح ڈال دی۔ برطانیہ، بلجیم، فرانس وغیرہ تمام سامراجیوں کے خلاف عوام اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن کے سامنے گوری قوموں کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ مگر افسوس کہ الجزائر کے عربوں کے ابتلاء نے شدّت اختیار کر لی۔

مجاہدین کی قوّتِ ایمانی کا یہ حال ہے کہ ان کی بڑی تعداد روزانہ مَوت سے آنکھیں لڑاتی اور اللہ کو پیاری ہو جاتی ہے۔ قلم عاجز ہے کہ ان مجاہدین کی کلفتوں، مصیبتوں اور عزت و ناموس کی تباہیوں کا حال ضبطِ تحریر میں لا سکے۔ بعض مسلم ممالک کی ہمدردی سے اب مجاہدین کو معمولی اسلحہ ملنے لگا ہے۔ مگر فرانس کے جدید ترین اسلحہ کے مقابلہ میں اسکی کیا حیثیّت ہے۔

فرانس کی بربریّت

فرانس نے الجزائر کے مسئلہ کو اپنے وقار کا سوال بنا لیا ہے۔ فرانس کی پانچ لاکھ باقاعدہ فوج کے علاوہ پانچ چھ لاکھ فرانسیسی آبادکار بھی وہاں موجود ہیں۔ اور چھ بریگیڈ فوج کی مزید کمک اس نے الجزائر پہنچا دی ہے۔ اب ہولناک تصادم کی اطلاعات آرہی ہیں۔ مجاہدین کے جلوس فرانسیسی آبادیوں کی طرف بڑھے اور ان پر فرانسیسی آبادکاروں اور فوج اور پولیس نے مل کر ظلم ڈھائے۔ اندھا دھند فائرنگ کی۔ غیر جانبدار ذرائع کے مطابق ہزار سے زیادہ مجاہدین شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ الجزائر کا صدر مقام جزیرہ ہے۔ اس میں اور دوسرے بڑے شہروں میں ہنگامے ہو رہے ہیں مسلمانوں کے خون سے بے دریغ ہولی کھیلی جا رہی ہے۔

آج مسلم ممالک کے پاس لاکھوں فوجیں ہیں۔ بے شمار اسلحہ ہے۔ کروڑوں اشخاص ہیں۔ مگر آہ! الجزائر کے محشرستان کا تماشہ دیکھنے کے سوا ہم اور کچھ نہیں کر سکتے ؎

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خون دل
بے دست و پا کو دیدۂ بینا نہ چاہیئے

یہ ہمارے امتحان کا وقت ہے۔ مسلم ممالک کا فرض ہے کہ وہ اپنی مادی اور اخلاقی قوّت الجزائری مسلمانوں کے حق میں استعمال کریں — !

علماء، دیندار مسلمانوں اور عام نمازیوں کو چاہیئے۔ کہ فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھیں۔ اور فرض نمازوں کے بعد الجزائریوں کی فتح اور ظالم فرانسیسیوں کی تباہی کے لئے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔

اللہ تعالیٰ مصیبت زدوں کی ضرور سُنے گا اور غیب سے ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ حق کا بول بالا اور باطل کا مُنہ کالا ہو ۔

اَحَادِیْثُ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بیماری کی دعا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا اَوِاشْتَکَاہُ اَخٌ لَہٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَاءِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجْعِ فَیَبْرَاءُ رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اُس کا بھائی بیمار ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ یہ کہے:۔ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَاءِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجْعِ۔ یعنی ہمارا رب اللہ ہے وہ اللہ جو آسمان میں ہے۔ پاک ہے نام تیرا۔ تیرا حکم مانا جاتا ہے آسمان اور زمین میں۔ جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح کی رحمت زمین میں نازل کر۔ بخش دے ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو تو پروردگار ہے پاک لوگوں کا۔ نازل کر اپنی رحمت سے رحمت اور شفاء اپنی شفاء سے۔ اس بیماری پر۔ پس وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

دو آیتوں کی تفسیر

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمَیَّۃَ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ وَ عَنْ قَوْلِہٖ وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتَّی الْبِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اَنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ رواہ التِّرمذیّ۔

ترجمہ:۔ حضرت علی بن زیدؓ امیہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے قرآن کی ان آیتوں کا مطلب دریافت کیا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ۔ یعنی جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ خدا اس کا حساب تم سے دریافت کرے گا۔ اور وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ یعنی جو کوئی بُرا کام کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ دنیا میں یا آخرت میں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے۔ مجھ سے کسی نے اس مسئلہ کو نہیں پوچھا۔ میرے سوال کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ یہ محاسبہ اور جزا جو آیتوں میں مذکور ہے خدا کا عتاب ہے بندہ پر۔ جو اس کو بخار اور رنج کی صورت میں پہونچتا ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کو ضائع ہونے سے جو وہ اپنے کُرتے کی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے اور پھر اس کو نہیں پاتا اور اس سے وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے (یہ تکلیف اور رنج اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے) اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونا اور چاندی بھٹی سے نکل کر صاف و سُرخ اور پاک ہو جاتا ہے۔

ایک آیت کی تفسیر

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْ دُوْنَھَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَ مَا یَعْفُوا اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَ قَرَءَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ رواہ التِّرمذیّ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندے کو جو معمولی سی ایذا پہونچتی ہے یا اور کوئی تکلیف کم ہو یا زیادہ یہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور وہ گناہ جن کو خدا دنیا اور آخرت میں معاف فرما دیتا ہے اُن گناہوں سے بہت زیادہ ہیں۔ جن پر وہ سزا دیتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔ یعنی جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اور خدا بہت سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

نیک بندے کے اعمال بیماری میں بھی لکھے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ ... الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ عبادت کے صحیح راستہ پر ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے۔ تو خداوند تعالےٰ اس فرشتہ کو جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور ہوتا ہے۔ حکم دے دیتا ہے کہ وہ تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کرتا تھا بدستور انہیں اعمال کو لکھتا رہے یہاں تک کہ میں اس کو تندرست کر دوں یا اس کو اپنے پاس بُلا لوں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَّلَہٗ وَ طَھَّرَہٗ وَ اِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَلَہٗ وَ رَحِمَہٗ رَوَاھُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مبتلا کیا جاتا ہے کسی مسلمان کو بیماری میں تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے کہ تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل صالح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔ پھر اگر شفا دی اس کو اللہ نے تو اس کے گناہوں کو دھوتا، اور اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اُٹھا لیتا ہے تو اس کو بخشتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے۔

شہادت کی اقسام

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَلشَّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ وَ الْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَ صَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَھِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدٌ۔ رواہ مالک و ابوداؤد وَالنَّسائیّ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عتیکؓ (باقی ص ۷ پر)

خطبۂ یوم الجمعۃ ۳ رجب المرجب ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ العالی۔ دروازہ شیرانوالہ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی   اما بعد

گذشتہ قوموں کی تباہی کا باعث

ہمیشہ

سب سے پہلے سرداران قوم کا اپنے وقت کے نبیؑ کی مخالفت ہی تو تھا

اس کے شواہد قرآن مجید سے

پہلا شاہد

قوم نوح علیہ السلام کی تباہی

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ہ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ہ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ لِیُنْذِرَکُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ہ فَکَذَّبُوْہُ فَاَنْجَیْنٰہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ط اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ہ (سورۃ الاعراف رکوع ۸ پ ۸)

ترجمہ:۔ بیشک ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس اس نے کہا۔ اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔ ہم تجھے صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ فرمایا۔ اے میری قوم۔ میں ہرگز گمراہ نہیں ہوں۔ لیکن میں جہان کے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اور اللہ (تعالےٰ) کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوا۔ کہ تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی ہے۔ تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ پرہیزگار ہو جاؤ۔ اور تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔ پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے اسے اور ساتھیوں کو کشتی میں بچایا۔ اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ انہیں غرق کر دیا۔

دوسرا شاہد

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ہ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ سَفَاھَۃٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ہ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاھَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَکُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ہ (سورۃ الاعراف رکوع ۹ پارہ ۸)۔

ترجمہ:۔ اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ فرمایا۔ اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ سو کیا تم ڈرتے نہیں۔ اس کی قوم کے کافر سردار بولے۔ ہم تو تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں۔ اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے میری قوم! میں بیوقوف نہیں ہوں۔ لیکن میں پروردگار عالم کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور میں تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ ھود علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اللہ تعالےٰ نے بھیجا اور انہوں نے جا کر قوم کو یہ پیغام پہنچایا۔ کہ اے میری قوم۔ ایک اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ اس ایک خدا کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ کہ ہم تو تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں۔ اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ ھود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں بیوقوف نہیں ہوں۔ بلکہ رب العالمین کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور میں تمہارے لئے خیر خواہ اور امین ہوں۔ یعنی جو کہتا ہوں۔ خدا کی طرف سے کہتا ہوں۔

سرداران قوم کا جواب

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَنَذَرَ مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ج فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ہ (سورہ الاعراف رکوع ۹ پارہ ۸)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا۔ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے۔ کہ ہم ایک اللہ کی بندگی کریں۔ اور ہمارے باپ، دادا جنہیں پوجتے رہے انہیں چھوڑ دیں۔ پس جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا ہے۔ وہ لے آ۔ اگر تو سچا ہے۔

ھود علیہ السلام کا جواب

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ط اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ہ فَاَنْجَیْنٰہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ہ (سورۃ الاعراف ع ۹ پ ۸)۔

ترجمہ:۔ فرمایا۔ تمہارے رب کی طرف سے تم پر عذاب اور غصہ واقع ہو چکا۔ مجھ سے ان ناموں پر کیوں جھگڑتے ہو۔ جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کئے ہوں۔ اللہ (تعالےٰ) نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ سو انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ پھر ہم نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ اُن کی جڑ کاٹ دی۔ اور وہ مومن نہیں تھے۔

بالآخر

ھود علیہ السلام کی مخالفت کرنے والے سردار مع ساتھیوں کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

کس طرح ہلاک ہوئے

وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ

عَاتِيَةٍ ۙ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ (سورۃ الحاقۃ رکوع ۱ پارہ ۲۹)۔

ترجمہ:۔ اور لیکن قوم عاد سو وہ ایک سخت آندھی سے ہلاک کئے گئے ۔ وہ ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار چلتی رہی۔ (اگر تو موجود ہوتا۔ تو) اس قوم کو اس طرح گرا ہؤا دیکھتا۔ کہ گویا کہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں ۔ سو کیا تمہیں ان میں کا کوئی بچا ہؤا نظر آتا ہے ۔

سرداران قوم

نے ھود علیہ السلام کی مخالفت کر کے ساری قوم کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے تباہ کروا لیا۔ اللہ تعالےٰ ایسے سرداروں سے بچائے جو پیغمبروں کی مخالفت کر کے ساری قوم پر عذاب الٰہی آنے کا موجب بن جائیں ۔

سردارانِ قوم کی پیغمبر علیہ السلام
کی مخالفت کرنے کے باعث
ساری قوم پر عذاب الٰہی آیا ۔

تیسرا شاھد

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (سورہ الاعراف ع ۱۰ پ ۸)

ترجمہ:۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ فرمایا۔ اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔ سو اسے چھوڑ دو۔ کہ اللہ کی زمین میں کھائے۔ اور اسے بُری طرح سے ہاتھ نہ لگاؤ۔ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا۔

سردارانِ قوم کا جواب

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف رکوع ۱۰ پارہ ۸)۔

ترجمہ:۔ اس قوم کے متکبّر سرداروں نے غریبوں سے کہا۔ جو ایمان لائے تھے۔ کیا تمہیں یقین ہے۔ کہ صالح کو اس کے رب نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو وہ لے کر آیا ہے۔ ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ متکبّروں نے کہا۔ جس پر تمہیں یقین ہے ہم اسے نہیں مانتے۔ پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔ اور کہا۔ اے صالح لے آ۔ تو ہم پر جس سے تو ہمیں ڈراتا تھا۔ اگر تو رسول ہے۔

پھر عذاب الٰہی آیا

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف ع ۱۰ پ ۸)

ترجمہ:۔ پھر انہیں زلزلہ نے آ پکڑا۔ پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

پھر پیغمبر خدا صالح علیہ السلام نے ان کے متعلق حسرت بھرے الفاظ کہے:۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ (سورۃ اعراف رکوع ۱۰ پارہ ۸)۔

ترجمہ:۔ پھر صالح (علیہ السلام) اُن سے مُنہ موڑ کر چلے۔ اور فرمایا۔ اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا۔ اور تمہاری خیرخواہی کی۔ لیکن تم خیرخواہوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ پیغمبر خدا (تعالےٰ) کی طرف سے جو بات ان کی اصلاح کے لئے آئی۔ اس کو قبول نہ کیا۔ اور بالآخر عبرتناک عذاب سے قوم کی قوم تباہ ہو گئی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اسکے بعد حضرت لوط علیہ السلام

اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف رکوع ۱۰ پارہ ۸)۔

ترجمہ:۔ اور لوط (علیہ السلام) کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ کیا تم ایسی بیحیائی کرتے ہو۔ کہ تم سے پہلے اس جہان میں کسی نے نہیں کیا۔ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو۔ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔ اور اس کی قوم نے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر یہی کہا۔ کہ انہیں اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ بہت ہی پاک بننا چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے بچا لیا۔ کہ وہ وہاں کے رہنے والوں میں رہ گئی۔ اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر دیکھئے۔ گنہگاروں کا انجام کیا ہؤا۔

شعیب علیہ السلام کی قوم کا واقعہ

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف رکوع ۱۱ پارہ ۸)

ترجمہ:۔ اور مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا۔ فرمایا۔ اے میری قوم۔ اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے سو ماپ اور تول کو پورا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم ایماندار ہو۔ اور سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو۔ کہ اللہ (تعالےٰ) پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو۔ اور اللہ (تعالےٰ) کی راہ سے روکو۔ اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو۔ اور اس حالت کو یاد کرو۔ جب کہ تم تھوڑے تھے۔ پھر اللہ (تعالےٰ) نے تمہیں زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو۔ کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہؤا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے سرداروں کا جواب

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف ع ۱۱ پ ۹)-

ترجمہ:- اس کی قوم کے منکر سرداروں نے کہا- اے شعیب! ہم تجھے اور انہیں جو تجھ پر ایمان لائے ہیں- اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے- یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ- فرمایا- کیا- اگرچہ ہم اس دین کو ناپسند کرنے والے ہوں- ہم تو اللہ (تعالیٰ) پر بہتان باندھنے والے ہو جائیں- اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آئیں- بعد اس کے کہ اللہ (تعالیٰ) نے ہمیں اس سے نجات دی ہے- اور ہمیں یہ حق نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ کر آئیں- مگر یہ کہ اللہ چاہے- جو ہمارا رب ہے- ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے- ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں- اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کی درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے- اور تو بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے-

کافر قوم کے سرداروں نے کہا

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف رکوع ۱۱ پارہ ۹)-

ترجمہ:- اس کی قوم میں سے جو کافر سردار تھے- انہوں نے کہا- اگر تم شعیب کی تابعداری کرو گے- تو بے شک نقصان اٹھاؤ گے پھر انہیں زلزلے نے آپکڑا- پھر وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے- جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا- گویا کہ وہ وہاں کبھی بسے ہی نہیں تھے جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا- وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے-

خلاصہ

یہ ہے- کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے ان کی مخالفت کرنے سے نقصان ہی اٹھایا- دنیا میں ذلت سے مرے- اور آخرت میں نبی کی مخالفت کے باعث جہنم رسید ہوں گے- خسر الدنیا و الآخرۃ اللّٰھم اعذنا منہ-

حضرت شعیب علیہ السلام نے

اس جگہ سے رخصت ہونے کے وقت کیا فرمایا

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰي قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف ع ۱۱ پ ۹)-

ترجمہ:- پھر ان سے منہ پھیرا- اور کہا- اے میری قوم! تحقیق میں نے تمہیں اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے- اور میں نے تمہارے لئے خیر خواہی کی- پھر کافروں کی قوم پر میں کیونکر غم کھاؤں-

حاصل

یہ کہ شعیب علیہ السلام نے تو اپنی قوم کی خیر خواہی کی- لیکن افسوس ہے- کہ قوم نے قدر نہیں کی ٭

بقیہ:-

احادیث الرسولؐ

(ص۲ سے آگے)

کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت سات قسم کی ہے اس شہادت کے سوا جو اللہ کی راہ میں لڑکر شہید ہو- یعنی وہ شخص جو طاعون اور وبا میں مرے شہید ہے- جو ڈوب کر مرے شہید ہے- جو ذات الجنب (نمونیہ) میں مرے شہید ہے- جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے- جو آگ میں جل کر مرے شہید ہے جو کسی عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے جو عورت حمل کی حالت میں یا باکرہ مرے- شہید ہے- ٭

مصیبت کن پر زیادہ آتی ہے

عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ:- حضرت سعدؓ کہتے ہیں- کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں آپ نے فرمایا انبیاءؑ- پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے مشابہ ہوں- پھر وہ لوگ جو ان سے زیادہ مشابہ ہوں- پھر انسان جس قدر دین میں سخت ہوتا ہے- اسی قدر اس کی مصیبت سخت ہوتی ہے- اور جس قدر دین میں نرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی مصیبت ہلکی ہوتی ہے- پس ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہتا ہے- یہاں تک کہ دین میں سخت انسان زمین پر چلتا ہے- اس حال میں کہ گناہ سے پاک ہوتا ہے-

موت العالِم موت العالَم

استاذ الکل حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رکن مجلس شوریٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان نے بتاریخ ۱۵ دسمبر بروز جمعرات بوقت شام داعی اجل کو لبیک کہا- اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ-

آپ کی عمر سو سال سے متجاوز تھی- مولانا مرحوم ملتان کے جید عالم تھے- عابد و قاضی تھے سینکڑوں طلبہ و حفاظ آپ سے مستفیض ہوئے تبلیغی خدمات بھی کافی عرصہ انجام دیں- مرحوم کے پسماندگان میں دو صاحبزادے پانچ صاحبزادیاں ہیں-

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائیں- آمین

قارئین حضرات اور عربی مدارس کے منتظمین سے ایصال ثواب کی درخواست ہے-

محمد عبدالقادر قاسمی مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مجلسِ ذکر

منعقدہ جمعرات ۳ر رجب المرجب ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

اتباع شریعت اور اخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للّٰہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی امّا بعد

اللہ تعالےٰ سے دعا کیجئے کہ حقیقی ایمان عطا فرمائے۔ حقیقی ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھا جائے اور اپنے آپ کو اس قانون کے مطابق چلایا جائے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور قرآن مجید ظاہری اور باطنی اصلاح اخلاق کا جامع ہے۔ اللہ تعالےٰ میرا اور آپکا ظاہر اور باطن درست فرمائے۔ آمین یا الٰہ العٰلمین

دو جرم

ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا۔ (۱) شرک (۲) کفر۔ انسان اپنی جہالت کی بناء پر شرک بھی کر لیتا ہے اور کفر بھی کر لیتا ہے بندہ کو جو تعلق خدا تعالےٰ سے رکھنا چاہیئے وہ اگر غیر سے رکھے تو یہ شرک ہے۔ اور احکام الٰہی کا انکار کرنے کا نام کفر ہے پہلی بسم اللہ مسلمانوں میں شرک بھی موجود ہے اور کفر بھی موجود ہے۔ اکثر مسلمانوں کو شریعت کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ظاہر میں اتباع شریعت، اور باطن میں اخلاص عطا فرمائے اور شریعت پر مستحکم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فقط اللہ تعالےٰ راضی رہے اور کوئی راضی رہے یا نہ رہے۔ اللہ تعالےٰ یہ ایمان عطا فرمائے کہ سب کے سامنے حق کہہ سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں رسمی نہیں بلکہ اصلی مسلمان بنائے۔ آمین۔

جو نماز نہیں پڑھتے

وہ رسمی مسلمان ہیں۔ جو روزہ نہیں رکھتے وہ بھی رسمی مسلمان ہیں۔ جو مالدار ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہیں دیتے اور توفیق ہونے پر حج نہیں کرتے۔ وہ سب رسمی مسلمان ہیں۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے احکام کو دل سے ماننے کا نام ہے ایمان۔ اور عمل میں لانے کا نام ہے اسلام۔

مشرکانہ رسمیں

اکثر مسلمان کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے احکام کو چھوڑ کر انسانوں کے رسم و رواج کو بطریق اولیٰ ادا کرے تو یہ مسلمان اصلی نہیں ہے اکثر میں صحیح ایمان نہیں ہے۔ آپ یہاں

اصلاح حال

کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ میری اور آپ کی اصلاح حال فرمائے۔ شرک اور کفر سے بچائے۔

انسان اگر توبہ کر کے مرے تو توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد نہ مشرک کی توبہ قبول ہوگی نہ کافر کی۔ کافر اور مشرک کی کبھی بخشش نہ ہوگی۔ اگر کافر اور مشرک دُنیا میں ایمان لے آیا۔ اسلام قبول کیا اور توبہ کر کے مرا تو نجات ہو سکتی ہے۔

پہلی اصلاح اصلاحِ قلب ہے

دِل میں ٹھان لیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ کام کرونگا اور اللہ تعالےٰ کے ناپسندیدہ کام ہرگز نہ کروں گا۔ سارا جہان ایک طرف اور اللہ تعالےٰ کے احکام دوسری طرف۔ اب اگر اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ تو یہ توحید ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کی منشاء کے خلاف دوسروں کی بات مان لی تو یہ شرک ہے۔

جو ڈھل مل یقین ہوتے ہیں۔ وہ عورتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور ہندوانہ رسوم ادا کر کے ایمان خراب کر لیتے ہیں۔ دُولہا کے سر پر سہرا باندھنا ہندوانہ رسم ہے۔ ہندوؤں کی کوئی رسم نہ کرنی چاہیئے۔

اسلام کو زندہ کرنا ہے یا کفر کو؟

جو خدا تعالےٰ کا نافرمان ہے اس سے تعلق رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اصلاح حال بہت مشکل ہے۔ یہ دل میں ٹھان لیجئے اور برادری کے سامنے نہ جھکئے۔ اللہ تعالےٰ اُن کو آپ کی طرف جھکنے کی ہدایت فرمائے جب کبھی برادری میں خلاف شرع کوئی کام ہو اور ساری برادری اللہ تعالےٰ اور شریعت کی مخالفت پر تُلی ہوئی ہو۔ تو اس سے کٹ جایئے۔ عذاب الٰہی سے برادری نہ بچا سکے گی۔

قال اور حال

دونوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

ارشاد باری تعالےٰ ہے:- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ (سورۃ النسآء پ ۵ ع ۷ آیت ۴۸)۔

ترجمہ:- بیشک اللہ اُسے نہیں بخشتا۔ جو اس کا شریک کرے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے چاہے بخشتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا ہی گناہ کیا۔

از ما است بر ما است (جو ہم پر وارد ہو رہا ہے ہمارے گناہوں کی سزا ہے۔)

ایک اللہ تعالےٰ کی رضا مقصود ہو جائے برادری کو چھوڑ دیا جائے۔ برادری راضی رہے یا نہ رہے۔ خدا تعالےٰ ناراض نہ ہونے پائے اللہ تعالےٰ ہم سب کو امراض روحانی سے پاک ہو کر جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

برادری کا ہوّا ایک بہانہ ہے کہ کہیں سے رشتہ لینا ہے اور کہیں دینا ہے۔ ہمارے لئے اور ہماری اولاد کے لئے جو رشتہ مقدر ہے وہ مل کر ہی رہے گا۔ جو لڑکی آپ کے گھر آنے والی ہے وہ دوسری جگہ نہیں جا سکتی۔ اور نہ آنے والی کبھی نہیں آ سکے گی۔ برادری کو حق پر جھکنا چاہیئے۔ خدا پر اعتماد ہو۔ ہر آن تا دمِ زیست یہ بات پیش نظر رہے کہ خدا تعالیٰ راضی رہے ؎

خلافِ پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اللہ تعالےٰ برادری کے رسم و رواج اور تعلقات سے بالاتر ہو کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اگر نیّت میں اخلاص ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ اور نیّت ہی خدا تعالیٰ کے ہاں دیکھی جائے گی۔ اگر آپ نے بیٹے کی شادی پر برادری کو محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے پلاؤ زردہ کھلایا۔ تو یہ مقبول ہے۔ شیطان برادری کا خوف دِلاتا ہے۔ کبھی بیوی کی مخالفت کا ڈر سامنے لاتا ہے۔ جس کام میں اللہ تعالےٰ کی رضا مقصود نہ ہو۔ وہ ریاء ہے۔ اگر اچھا کام بُری نیت سے کیا جائے تو بُرا ہے۔ لاہور میں ایسے واقعات ہوتے

ہیں۔ کہ دیندار گھرانے میں رشتہ لینے کے لئے نماز پڑھنے لگتے ہیں اور جب نکاح ہو گیا تو نماز چھوڑ دی۔ تو یہ دکھاوے کی نماز، نماز نہیں بلکہ شرک ہے۔ اور یہ نماز جہنم میں لے جائے گی۔ ہر وہ کام نیکی ہے جو اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے۔

ایک ڈاکٹر ایک مسلمان کی ٹانگ گھٹنے سے اس نیّت سے کاٹ دیتا ہے تاکہ زہر پنڈلی سے بڑھ کر سارے جسم میں نہ پھیل جائے اور آدمی مر نہ جائے تو یہ کارِ ثواب ہے۔ ماسوی اللہ سے قطع تعلق کیجئے دنیاداری کے بندھنوں کو بالائے طاق رکھئے۔ بے شک لوگ طعنے دیں گے۔ مگر ان کے طعنوں کی پرواہ نہ کریں۔ مقصود اللہ تعالےٰ کی رضا ہونی چاہیئے اگر اللہ تعالےٰ کی رضا مطلوب نہیں تو ہزار نیکی کرو۔ وہ گناہ ہے۔

یاد رکھو!

اعمال کا مدار نیّت پر ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اگر اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی رضا مطلوب ہو تو نیک کام بھی بد ہے ؎

قال را بگذار بنگر بسوئے حال
بر اشہد تو خندہ زند اسہد بلالؓ

حضرت بلالؓ کے اسہد میں جو اخلاص تھا وہ تیرے اشہد میں نہیں ہے۔ تو کلمہ ٹھیک پڑھتا ہے۔ نیّت غلط ہے۔

اصلاحِ حال

کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ رضاء الٰہی مطلوب ہو تو ہر کام نیکی ہے۔ اور اگر رضائے الٰہی مطلوب نہیں تو ہر کام بدی ہے۔ رزق جو مقدر ہے مل کر رہے گا۔ رشتہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ مل کر ہی رہے گا۔ اللہ تعالےٰ اخلاص عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ ۝

جناب ایم عبدالرحمٰن صاحب لودھیانوی (شیخوپورہ)

قلیل اور کثیر کون ہیں؟

شاکرین تھوڑے ہیں

(۱) قُلْ ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝ (پ ۲۹ ع ۲)۔

ترجمہ:- اے رسولؐ! آپ کہہ دیجئے اللہ وہی ہے جس نے تم کو بنا کھڑا کیا۔ اور تمہارے واسطے کان، آنکھیں اور دل بنا دیئے تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو۔

(مطلب):- اللہ نے سُننے کے لئے کان دیکھنے کے لئے آنکھیں اور سمجھنے کے لئے دل دیئے تھے۔ کہ اُس کا حق مان کر ان قوّتوں کو ٹھیک مصرف میں لگاتے۔ اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرتے۔ مگر ایسے شکر گزار بندے بہت تھوڑے ہیں۔ کافروں کو دیکھ لو۔ کہ اِن نعمتوں کا کیسا حق ادا کیا۔ اُس کی دی ہوئی قوّتیں اُسی کے مقابلہ میں استعمال کیں۔

(۲) اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا ط وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۝ (پ ۲۲ ع ۸)

ترجمہ:- اے داؤد کے گھر والو کام کرو احسان مان کر، اور میرے بندوں میں احسان ماننے والے تھوڑے ہیں۔

(مطلب):- یعنی ان عظیم الشان انعامات و احسانات کا شکر ادا کرتے رہو۔ محض زبان سے نہیں بلکہ عمل سے وہ کام کرو جن سے حق تعالےٰ کی شکر گزاری ٹپکتی ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ احسان تو خدا کم و بیش سب پر کرتا ہے۔ لیکن پورے شکر گزار بندے بہت تھوڑے ہیں۔ جب تھوڑے ہیں تو قدر زیادہ ہو گی۔ لہٰذا کامل شکر گزار بن کر اپنی قدر و منزلت بڑھاؤ۔ یہ خطاب داؤدؑ کے کنبے اور گھرانے کو ہے۔ کیونکہ علاوہ مستقل احسانات کے داؤدؑ پر احسان من وجہ سب پر احسان ہے۔ کہتے ہیں کہ داؤدؑ نے تمام گھر والوں پر اوقات تقسیم کر دیئے تھے۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی وقت بھی ایسا نہ تھا۔ جب کہ اُن کے گھر میں کوئی نہ کوئی شخص عبادتِ الٰہی میں مشغول نہ رہتا ہو۔

(۳) اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْئٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ ط قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝ (پ ۲۱ ع ۱۴)۔

ترجمہ:- جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور انسان کی پیدائش ایک گارے سے شروع کی۔ پھر اُس کی اولاد نچڑے ہوئے بے قدر پانی سے بنائی۔ پھر اُس کو برابر کیا اور اُس میں اپنی ایک جان پھونکی اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنا دیئے تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو۔

(مطلب):- نطفہ بہت سی غذاؤں کا نچوڑ ہے۔ شکل، صورت، اعضاء موزوں و متناسب رکھے۔ انسان کی جان عالمِ غیب سے آئی ہے۔ مٹی پانی سے نہیں بنی۔ اُس کو اپنا کہا۔ ورنہ اللہ کی جان کا اگر وہ مطلب لیا جائے جو مثلاً آدمی کی جان کا لیتے ہیں تو چاہیے جان کسی بدن میں ہو۔ بدن ہوا تو ترکیب آئی ترکیب آئی تو حدوث آیا ذات پاک کہاں رہی؟

ان نعمتوں کا شکر یہ تھا کہ آنکھوں سے اُس کی آیاتِ تکوینیہ کو غور کی نظر سے دیکھتے۔ کانوں سے آیات تنزیلیہ کو توجہ و شوق کے ساتھ سُنتے، دل سے دونوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کی کوشش کرتے پھر سمجھ کر اس پر عامل ہوتے۔ مگر تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ اس پر غور نہ کیا کہ اللہ نے اُن کو اوّل مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اُلٹے شبہات نکالنے لگے کہ مٹی میں مل جانے کے بعد ہم دوبارہ کس طرح بنائے جائیں گے۔ اور صرف شبہ ہی نہیں بلکہ صاف طور پر یہ لوگ بعث بعد الموت کے مُنکر ہو گئے۔

(۴) وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (پ۱ ع ۱۰)۔

ترجمہ:۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور ماں باپ سے کنبے والوں محتاجوں اور یتیموں سے نیک سلوک کرنا اور سب لوگوں سے نیک بات کہیو اور قائم رکھیو نماز اور دیتے رہیو زکوٰۃ۔ پھر تم سوائے تھوڑوں کے پھر گئے اور تم ہو ہی پھرنے والوں میں۔

یعنی احکام الٰہی سے اعراض کرنا تو تمہاری عادت بلکہ طبیعت ہو گئی ہے سوائے چند لوگوں کے۔

(۵) اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (پ۲ ع ۱۶)۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

اکثر آدمی ناشکرے ہوں گے تو ہمارا کیا بگاڑیں گے۔ انجام کار اُن ہی تھوڑے وفاداروں کے لئے کامیابی اور فلاح ہو گی۔ اور ناشکروں کی کثرت دوزخ کی نظر ہو جائیگی۔

وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ۴ ع ۳)۔

ترجمہ:۔ اور اگر ایمان لے آتے اہلِ کتاب، تو اُن کے لئے بہتر تھا۔ کچھ تو اُن میں سے ایمان پر ہیں اور اکثر اُن میں نافرمان ہیں۔

(۵) فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ۲ ع ۱۶)۔

ترجمہ:۔ پھر جب اُن کو لڑائی کا حکم ہوا تو سب پھر گئے۔ مگر تھوڑے سے اُن میں کے، اور اللہ تعالےٰ گنہگاروں کو خوب جانتا ہے۔

(مطلب):۔ حضرت موسیٰ ؑ کے بعد کچھ عرصہ تک بنی اسرائیل کا کام درست رہا پھر جب اُن کی نیت بگڑی۔ تب اُن پر ایک غنیم کا فر بادشاہ جالوت نامی مسلّط ہوا۔ اُن کو شہر سے نکال دیا۔ اور لوٹا اور اُن کو پکڑ کر غلام بنا لیا۔ بنی اسرائیل بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت اشموئیل ؑ پیغمبر تھے۔ اُن سے درخواست کی کہ کوئی بادشاہ ہم پر مقرّر کر دو کہ اس کے ساتھ ہو کر ہم فی سبیل اللہ جہاد کریں۔ طالوت کی قوم میں پہلے سے سلطنت نہ تھی۔ غریب محنتی آدمی تھے۔ اُن کی نظر میں وہ سلطنت کے قابل نظر نہ آئے اور بوجہ مال و دولت اپنے آپ کو سلطنت کے لائق خیال کیا۔ نبیؑ نے فرمایا کہ سلطنت کسی کا حق نہیں اور سلطنت کے لئے عقل اور جسمانی طاقت ضروری ہے۔ سو طالوت تم سے افضل ہے۔

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ (پ۲ ع ۱۷)۔

ترجمہ:۔ سوائے تھوڑوں کے سب نے اُس کا پانی پی لیا۔

(مطلب):۔ طالوت کے ساتھ سب جانے کو تیاّر ہو گئے۔ طالوت نے کہہ دیا۔ جو کوئی جوان زور آور اور بے فکر ہو وہ چلے ایسے بھی اسّی ہزار نکلے۔ پھر طالوت نے اُن کو آزمانا چاہا۔ ایک منزل میں پانی نہ ملا۔ دوسری منزل میں ایک نہر ملی۔ طالوت نے حکم دیا کہ جو ایک چلّو سے زیادہ پانی پئے وہ میرے ساتھ نہ چلے۔ صرف ۳۱۳ اُن کے ساتھ رہ گئے اور سب جدا ہو گئے۔ جنہوں نے ایک چلّو سے زیادہ نہ پیا ان کی پیاس بجھ گئی اور جنہوں نے زیادہ پیا اُن کو اور زیادہ پیاس لگی۔ اور آگے نہ چل سکے۔

ایمانداروں کی تعداد کم ہے

(۱) بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پ۶ ع ۲)۔

ترجمہ:۔ بلکہ اللہ نے اُن کے دِل پر کُفر کے سبب مُہر کر دی سو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔

(مطلب):۔ یہود نے اس عہد کو توڑ دیا تو حق تعالےٰ نے ان کی اس عہد شکنی پر اور آیاتِ الٰہی سے مُنکر ہونے پر اور انبیاء علیہم السلام کے ناحق قتل کرنے پر اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہمارے دل تو غلاف میں ہیں اُن پر سخت عذاب مسلّط فرمائے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو ہدایت کی تو کہنے لگے۔ ہمارے دل پردے میں ہیں۔ تمہاری بات وہاں تک پہنچ نہیں سکتی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں۔ بلکہ کُفر کے سبب اُن کے دلوں پر اللہ نے مُہر لگا دی ہے۔ جس کے باعث ان کو ایمان نصیب نہیں ہو سکتا۔ مگر تھوڑے لوگ اس سے مستثنےٰ ہیں۔ جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور اُن کے ساتھی۔

(۲) اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ز وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع ۱۱)۔

ترجمہ:۔ تحقیق قیامت آنی ہے۔ اس میں دھوکا نہیں۔ لیکن بہت سے لوگ نہیں مانتے۔

(۳) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پ۵ ع ۸)۔

ترجمہ:۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی۔ البتہ تم شیطان کے پیچھے ہو لیتے۔ مگر تھوڑے۔

(مطلب):۔ اگر اللہ اپنے فضل سے تمہاری اصلاح و تربیت کے لئے احکام نہ بھیجتا اور تم کو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ہدایت اور تنبیہہ نہ فرماتا جیسا کہ اس موقعہ پر رسول اور سرداروں کی طرف رجوع کرنے کو فرمایا تو تم گمراہ ہو جاتے مگر چند خواص جو کامل العقل اور کامل الایمان ہیں ان کی تنبیہات کو اللہ تعالےٰ کا انعام سمجھو اور شکر کرو اور پوری تعمیل کرو۔

ناشکروں کی تعداد بہت ہے

مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (پ۱۲ ع ۱۵)۔

ترجمہ:۔ ہمارا کام نہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک کریں۔ یہ ہم پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت لوگ احسان نہیں مانتے۔

(مطلب):۔ ہمارا خالص توحید اور ملّتِ ابراہیمی پر قائم رہنا نہ صرف ہمارے حق میں بلکہ سارے جہان کے حق میں رحمت و فضل ہے۔ کیونکہ خاندانِ ابراہیمی کی شمع سے سب لوگ اپنے دلوں کے چراغ روشن کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سے لوگ خدا کی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ چاہیئے یہ تھا کہ اُس کا احسان مان کر راہِ توحید پر چلتے وہ اُلٹی ناشکری کر کے شرک و عصیاں کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔

کافرین اور مشرکین کی تعداد کثیر ہے

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (پ۱۳ ع ۶)۔

ترجمہ:۔ اور اللہ پر بہت لوگ ایمان نہیں لاتے مگر ساتھ ہی شریک بھی کرتے ہیں۔

(مطلب):۔ زبان سے سب کہتے ہیں کہ خالق و مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ مگر اس کے باوجود کوئی بُتوں کو خدائی کا حصّہ دار بنا رہا ہے۔ کوئی اس کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرتا ہے۔ کوئی اُسے رُوح و مادہ کا محتاج بتاتا ہے۔ کسی نے احبار و رُھبان کو خدائی

کے اختیارات دے دیئے ہیں۔ بہت سے تعزیہ پرستی، قبر پرستی، پیر پرستی کے خس وخاشاک سے توحید کے صاف چشمہ کو مکدّر کر رہے ہیں۔ ریاء و ہوا پرستی سے تو کتنے موحّدین ہیں جو پاک ہوں گے۔ غرض ایمان کا زبانی دعویٰ کرکے بہت کم ہیں جو عقیدہ یا عمل کے درجہ میں شرک جلی یا خفی کا ارتکاب نہیں کرتے۔

حق سے نفرت کرنیوالے زیادہ ہیں

بَلْ جَآءَ هُمْ بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○ (پ ۱۸ ع ۴)

ترجمہ:۔ بلکہ وہ تو اُن کے پاس لایا ہے سچی بات اور اُن بہتوں کو سچّی بات بُری لگتی ہے۔

حق بات چونکہ اُن کی اغراض وخواہشات کے موافق نہ تھی۔ اس لئے بُری لگتی تھی اور قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتے تھے۔ سچّی بات بُری لگتی ہے۔ تو کتنے دو سچائی اُن کی خوشی اور خواہش کے تابع نہیں ہو سکتی۔

اکثر لوگ چوپایوں سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (پ ۱۹ ع ۲)۔

ترجمہ:۔ یا تو خیال رکھتا ہے۔ کہ اُن میں سے بہت سے سُنتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ تو چوپایوں کے برابر ہیں۔ بلکہ وہ راہ سے زیادہ بہکے ہوئے ہیں۔

(مطلب):۔ کیسی ہی نصیحتیں سُنایئے یہ تو چوپائے جانور ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی بدتر۔ اُنہیں سُننے یا سمجھنے سے کیا واسطہ۔ چوپائے تو بہرحال اپنے پرورش کرنیوالے مالک کے سامنے گردن جھکا دیتے ہیں۔ اپنے محسن کو پہچانتے ہیں۔ نافع و مُضر کی کچھ شناخت رکھتے ہیں۔ کھلا چھوڑ دو تو اپنی چراگاہ اور پانی پینے کی جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن ان بدبختوں کا حال یہ ہے۔ کہ نہ اپنے خالق و رازق کا حق پہچانا۔ نہ اس کے احسانات کو سمجھا۔ نہ بھلے بُرے کی تمیز کی۔ نہ دوست دشمن میں فرق کیا۔ نہ غذائے رُوحانی اور چشمۂ ہدایت کی طرف قدم اُٹھایا۔ بلکہ اُس سے کوسوں دُور بھاگے اور جو قوتیں اللہ تعالےٰ نے عطا کی تھیں اُن کو معطّل کئے رکھا۔ بلکہ بے موقعہ صرف کیا۔ اگر ذرا بھی عقل و فہم سے کام لیتے تو اس کارخانۂ قدرت میں بے شمار نشانیاں موجود تھیں جو نہایت واضح طور پر اللہ تعالےٰ کی توحید و تنزیہ اور اصولِ دین کی صداقت و حقانیت کی طرف رہبری کر رہی ہیں۔

جاہلوں کی کثرت ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (پ ۲۰ ع ۱)۔

ترجمہ:۔ اب کیا اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ بلکہ بہتوں کو اُن میں سمجھ نہیں۔

کیا کوئی اور با اختیار ہستی ہے۔ جس سے یہ کام بن پڑیں۔ اور اس بناء پر وہ معبود بننے کے لائق ہو۔ جب نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ مشرکین محض جہالت اور ناسمجھی سے شرک و مخلوق پرستی کے گہرے غار کے اندر گرتے چلے جا رہے ہیں۔

اکثر بعث بعد الموت کے منکر ہیں

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ○ (پ ۲۱ ع ۴)۔

ترجمہ:۔ اور بہت لوگ اپنے رب کا ملنا نہیں مانتے۔

وہ سمجھتے ہیں کہ کبھی خدا کے سامنے جانا ہی نہیں۔ جو حساب وکتاب دینا پڑے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (پ ۲۲ ع ۹)۔

ترجمہ:۔ اور ہم نے آپ کو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سُنانے کو بھیجا۔ لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔

(مطلب):۔ آپؐ کا فرض اور آپؐ کی بعثت کی غرض یہی ہے کہ نہ صرف عرب کو بلکہ تمام دُنیا کے لوگوں کو اُن کے نیک و بد سے آگاہ کریں سو آپؐ نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ جو نہیں سمجھتے وہ جانیں۔ سمجھدار آدمی تو اپنے نفع و نقصان کو سوچ کر آپؐ کی بات کو ضرور مانیں گے۔ دُنیا میں کثرت جاہلوں اور ناسمجھوں کی ہے۔ اُن کے دماغوں میں کہاں گنجائش ہے کہ کار آمد باتوں کی قدر کریں۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ق وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (پ ۲۱ ع ۷)

ترجمہ:۔ یہی ہے سیدھا دین۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(مطلب):۔ سیدھا دین اسلام ہے جو فطرت کی آواز ہے۔ پر بہت لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔!

خاموش مبلغ

پسندیدہ مخلوق

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَ اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا ۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا۔ ایمان کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ (یعنی تمہارے خیال میں کس مخلوق کا ایمان مضبوط و بہتر ہے) صحابہؓ نے عرض کیا ہم فرشتوں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان تو بہتر ہونا ہی چاہئے اسلئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا پھر ہم پیغمبروںؑ کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپنے فرمایا پیغمبروں کا ایمان لانا تو ظاہر ہے کہ ان پر وحی آتی ہے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہم اپنے آپکو (یعنی صحابہؓ کو) بہتر سمجھتے ہیں آپنے فرمایا تمہارا ایمان لانا بھی ظاہر ہے اسلئے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اسکے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا میرے نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو میرے بعد پیدا ہونگے وہ مصحف اور خداوندی کتابوں کو پائینگے (جنمیں احکام الٰہی لکھے ہونگے) اور ان احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔

آرزو

ہر صاحبِ فکر مسلمان محسوس کر رہا ہے کہ ہمارے انگریزی خوان طبقے کے دلوں میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ عشق و محبّت کا وہ جذبہ موجزن نہیں ہے۔ جس سے ہمارے اجداد کے قالب معمور رہتے تھے۔ اس کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب وہ لٹریچر بھی ہے جو یورپ اور امریکہ میں رسائل و کتب کی صورت میں شائع ہُوا۔ اور جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور اسلام دونوں پر نہایت رکیک حملے کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ہمارے نو تعلیم یافتہ نوجوان اسلامی تعلیمات سے نابلد ہیں اور جو نوجوان کچھ واقفیت رکھتے ہیں اُن کا علم محدود ہے۔ اس لئے وہ ان اعتراضات کو صحیح مان لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض اوقات وہ اپنے اسلام کا اظہار کرنے میں بھی خجالت محسوس کرتے ہیں۔

انجمن حمایت اسلام نے اس صورت حال کا بڑی تشویش کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ انجمن کے گذشتہ سالانہ جلسے کی ایک نشست سیرت نبویؐ کے لئے مخصوص کر دی جائے۔ چنانچہ ۲ر دسمبر کا اجلاس اسی موضوع پر منعقد کیا گیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے نوجوان طبقے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدّسہ کے متعلق خطبات اور تقاریر سُننے کا موقع مل سکے اور ان کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے متعلق جذبۂ محبّت پیدا ہو۔ نیز ہمارے نوجوانوں کے سامنے رسول مقبولؐ اور اسلام کی صحیح تصویر آ جائے۔ تاکہ وہ گمراہ نہ ہو سکیں۔

الحمد للہ کہ یہ اجلاس بڑا کامیاب ہُوا لیکن اس دوران میں محسوس کیا گیا کہ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے صرف ایک دو یا چند اجلاس ہی کافی نہیں ہیں۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ حضور سرور کائنات کی ایک ایسی جامع سوانح عمری مرتّب کرائی جائے۔ جس میں جدید رجحانات کو پیش نظر رکھا جائے۔ اور حضورؐ کی زندگی کے وہ تمام پہلو نمایاں کئے جائیں۔ جن سے عرب کی روزمرّہ زندگی میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا۔ اور بتایا جائے کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کیمیا اثر نے تاریخ کی وہ عظیم ہستیاں پیدا کیں۔ جن میں خلفائے راشدین، اہل بیت کرام اور ہزاروں جلیل القدر صحابہ شامل ہیں۔ جنہوں نے عالم انسانیت کو ایک نئی زندگی سے روشناس کیا۔ حضورؐ کی یہ سوانح عمری علمائے کرام اور وہ جدید تعلیم یافتہ لوگ اگر مل کر مرتب کریں۔ جن کے دل عشق رسولؐ میں سرشار ہیں۔ اس کتاب میں فٹ نوٹ کے طور پر ان اعتراضات کے سوال و جواب بھی دیئے جائیں جو مشنریز یا غیر مسلم مؤرّخوں کی طرف سے اسلام اور ہادیٔ اسلامؐ پر عائد کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب جہاں ہر لحاظ سے مستند ہو وہاں اس کا حجم بھی بہت زیادہ نہ ہو اور اس کا ہدیہ اتنا ہو کہ یہ ہر گھر میں پہنچ سکے۔ یہ کتاب اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کی جائے۔

چنانچہ اس مقصد کے لئے انجمن حمایت اسلام نے علمائے کرام کو دعوت دی اور ۱۸ر دسمبر ۶۰ء کو انجمن کے صدر دفتر میں حضرت مولینا احمد علی صاحب، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی صاحب، حضرت مولانا عبدالحی صاحب فاروقی، جناب علامہ حافظ کفایت حسین صاحب اور جناب علامہ علاؤالدین صدیقی صاحب نے سیرت نبویؐ کی ترتیب کے معاملے پر غور و خوض کیا۔ اور اس مسئلے کے مالہ و ما علیہ پر مفصّل گفتگو ہوئی۔ الحمد للہ کہ تمام حضرات نے ایسی کتاب کی اشاعت کی ضرورت پر اتفاق کیا اور نہایت مفید تجاویز بھی پیش کیں۔

یہاں ضمناً یہ عرض کر دینا غیر مناسب نہ ہو گا۔ کہ اس موضوع پر انجمن کی طرف سے جو اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں بعض تقریروں کی وجہ سے بعض اصحاب کے دل میں یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ معاندین اسلام کے اعتراضات کی آڑ میں خدا نخواستہ راقم السطور کے دل میں بھی کہیں انکار حدیث کا شیطان تو نہیں سما گیا ہے۔ خدا وہ دن نہ لائے اور قبل اس کے کہ میرے دل میں انکار حدیث کا شائبہ بھی پیدا ہو مجھے موت آ جائے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میں ایک گنہگار شخص ہوں۔ لیکن یہ آرزو رکھتا ہوں۔ کہ کاش میرا دل جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے بریاں رہے۔ اور جب میں خداوند تعالےٰ کے حضور حاضر ہوں تو اپنی جواب دہی میں یہی تحفہ بارگاہ ایزدی میں پیش کروں۔

دستخط

(مولوی) غلام محی الدین خان قصوری (ہلال خدمت)

صدر انجمن حمایت اسلام

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کا ارشادِ گرامی

الجزائریوں کیلئے دعا

جامع شریعت وطریقت امیر نظام العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب دامت برکاتہم کا ارشاد گرامی ہے کہ علماء کرام اور عامۃ المسلمین الجزائری عربوں کی فتح کیلئے رب العزت جل وعلا کے حضور میں خضوع وخشوع کے ساتھ دعائیں مانگیں جو چھ سال سے مسلسل فرانس کے نصاریٰ سے آزادی حاصل کرنے کیلئے مصروف جہاد ہیں۔ اور حال میں فرانسیسی وحشیوں سے تصادم میں جن کے ہزاروں مجاہد شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے ہیں۔ ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں ہم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔ اور دُعا سے بڑھ کر اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ فتح وشکست تو اللہ تعالےٰ کے قبضہ وقدرت میں ہے۔ اگر وہ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازیں تو نصرت کے سارے سامان مہیا ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ لہٰذا تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ جو "قنوت نازلہ" پڑھ سکتے ہیں وہ نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے کھڑے ہو کر "قنوت نازلہ" پڑھیں۔ ورنہ پنجگانہ نمازوں کے بعد الجزائری مجاہدوں اور دیگر عرب اور مسلم ممالک کیلئے فتح ونصرت کی خلوص قلب سے دعائیں مانگیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ . وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ . وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ . وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ . فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ . فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ . نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ . تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . (اَللّٰهُمَّ اَعْلِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ) . وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ . اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مُسْلِمِي الْجَزَآئِرِ وَدِيَارِ الْعَرَبِ وَاخْذُلْ اَعْدَآءَنَا وَاَعْدَآئَهُمُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى . اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْهُمْ . اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ . اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ . اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ . اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ اَمْوَالَهُمْ . اَللّٰهُمَّ اهْزِمْ جُنْدَهُمْ . (اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ . تین دفعہ) اَللّٰهُمَّ دَمِّرْهُمْ كَمَا دَمَّرْتَ عَادًا وَّثَمُوْدًا وَاَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا م بَيْنَ ذٰلِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى .

ترجمہ :- شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔ اے اللہ ہم کو ہدایت کر ان لوگوں میں کہ ہدایت کی تونے۔ اور عافیت دے ہم کو ان لوگوں میں کہ عافیت دی تونے اور کارسازی کر ہماری ان لوگوں میں کہ کارسازی کی تونے اور برکت دے ہمکو اس چیز میں کہ دی تونے اور بچا لے ہم کو اپنے قضاء وقدر کے خطرناک فیصلوں سے۔ اسلئے کہ فیصلے آپ ہی کرتے ہیں اور آپ کے حکم کے خلاف فیصلے نہیں ہو سکتے۔ اور بیشک وہ غالب نہیں ہو سکتا جس سے آپ دشمنی کریں۔ اور وہ کمزور نہیں ہو سکتا، جس سے آپ دوستی کریں۔ تو آپ ہی قابل تعریف ہیں اپنے فیصلوں میں۔ ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں اور آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ برکت والے ہیں اے ہمارے پروردگار۔ اور اونچی شان والے (اے اللہ اسلام اور مسلمانوں کی بات کو اونچا فرما دے۔) اور اپنا وعدۂ نصرت پورا کر دے۔ آپکا ارشاد ہے کہ ہم پر اہل ایمان کی امداد لازمی ہے۔ اے اللہ مدد فرما الجزائر کے مسلمانوں کی اور عربی ممالک کی اور ذلیل کر دے ہمارے دشمنوں اور ان کے دشمنوں کو جو یہود و نصاریٰ ہیں۔ اے اللہ ان کو متزلزل کر دے اور پراگندہ کر دے انکے نظام کو۔ اے اللہ انکی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے فرما دے۔ اے اللہ انکی بستیاں تباہ کر دے۔ اے اللہ انکے اموال ہلاک کر دے۔ اے اللہ انکے لشکر کو شکست دے۔ اے اللہ انکو ایسا پکڑ جیسے با اقتدار اور غالب خدا کی پکڑ ہوتی ہے۔ (تین بار)۔ اے اللہ ان کو ایسا تباہ کر دے جیسے آپ نے قوم عاد و ثمود، اصحاب الرس اور دوسرے درمیانی قرنوں کو تباہ کیا۔

جناب محمد شفیع عمر الدین صاحب رسا نگھٹی

امتناعی احکام

ان احکام پر عمل پیرا ہونا ہر کلمہ گو کا فرض ہے

(۱)

(۱) شرک نہ کرو!

(۱) وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ج وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ہ (یونس آیت ۱۰۵)

ترجمہ:۔ اور یہ بھی کہ یک سو ہو کر دین کی طرف رُخ کئے رہو۔ اور مشرکوں سے نہ ہو۔

(۲) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ج فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ہ (یونس آیت ۱۰۶)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو نہ پکارو جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ بُرا۔ پھر اگر تو نے ایسا کیا، تو بے شک ظالموں سے ہو جائیگا۔

(۳) لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ہ (بنی اسرائیل آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بنا۔ ورنہ تو ذلیل بیکس ہو کر بیٹھے گا۔

حاشیہ شیخ الاسلام حضرت عثمانیؒ

"یعنی شرک ایسی ظاہر البطلان چیز ہے جس کے اختیار کرنے پر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے، بلکہ دنیا کے ہر عقلمند کے نزدیک تم مذموم و ملزم ٹھہروگے۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ جن مذاہب میں شرک صریح کی تعلیم تھی وہ بھی دانشمندوں کی سوسائٹی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے اپنی ترمیم و اصلاح کر کے آہستہ آہستہ توحید کی طرف قدم اُٹھا رہے ہیں۔ ہر عاقل یہ محسوس کرنے لگا ہے کہ اشرف المخلوقات انسان کے لئے یہ چیز سخت ذلّت و رسوائی کا موجب ہے کہ اپنے سے کمتر یا کسی عاجز مخلوق کے سامنے سربسجود ہو جائے۔ خصوصاً ان چیزوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرے جو خود اسی کی تراشی ہوئی ہیں۔ جو آدمی خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کے سامنے جھکتا ہے۔ خدا بے نیاز حقیقی نصرت و برکت کا دروازہ اس پر بند کر کے کمزوری اور بے کسی کی حالت میں چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ سخت کٹھن وقت میں جبکہ اُسے اعانت و امداد کی بڑی ضرورت ہو گی، کوئی یار و مددگار نہ ملیگا۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ"۔

(۴) قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ہ (لقمٰن آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

"حکیم کا پہلا کام شرک سے نفرت ہے"۔ (حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی)۔

ہمیں چاہیئے کہ اپنے اہل و اولاد کو تعلیم دیتے رہیں۔ کہ وہ شرک کے قریب نہ جائیں سب سے بڑی ان کی خیر خواہی یہی ہے کہ انہیں شرک سے بچا کر ان کا تعلق باللہ ٹھیک رکھا جائے۔ تاکہ وہ جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔

(۵) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (النسآء آیت ۳۶)۔

ترجمہ:۔ اور اللہ کی بندگی کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔

(۶) وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ج اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ہ (النحل آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے کہا ہے دو معبود نہ بناؤ وہ ایک ہی معبود ہے۔ اور پھر مجھ ہی سے ڈرو۔

"جب تمام آسمانی و زمینی مخلوق ایک خدا کے سامنے بے اختیار سربسجود اور عاجز و مقہور ہے۔ پھر عبادت میں کوئی دوسرا شریک کہاں سے آ گیا۔ جو سارے جہان کا مالک و مطاع ہے۔ تنہا اُسی کی عبادت ہونی چاہیئے۔ اور اُسی سے ڈرنا چاہیئے"۔

(حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ)

(۷) فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہ (النحل آیت ۷۴)۔

ترجمہ:۔ پس اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

"مشرک کہتے تھے کہ مالک اللہ ہے۔ یہ لوگ اس کی سرکار میں مختار ہیں۔ ہمارے کام ان ہی سے پڑتے ہیں۔ بڑی سرکار تک براہ راست رسائی نہیں ہو سکتی۔ سو یہ مثال غلط ہے۔ جو بارگاہ احدیت پر چسپاں نہیں۔ اللہ ہر چیز آپ کرتا ہے۔ خواہ بالواسطہ یا بلاواسطہ۔ کوئی کام کسی کو اس طرح سپرد نہیں کر رکھا۔ جیسے سلاطین دنیا اپنے ماتحت حکام کو اختیارات تفویض کر دیتے ہیں۔ کہ تفویض تو ارادۂ اختیار سے کیا۔ لیکن بعد تفویض ان اختیارات کے استعمال میں ماتحت آزاد ہیں۔ کسی مجسٹریٹ کے فیصلہ کے وقت بادشاہ یا پارلیمنٹ کو اس واقعہ اور فیصلہ کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ نہ اس وقت جزئی طور پر بادشاہ کی مشیت و ارادہ کو فیصلہ صادر کرنے میں قطعاً دخل ہے۔ یہ صورت حق تعالےٰ کے یہاں نہیں۔ بلکہ ہر ایک چھوٹا بڑا کام اور ادنیٰ سے اعلیٰ جزئی خواہ بواسطہ اسباب یا بلاواسطہ اس کے علمِ محیط اور مشیت و ارادہ سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ آدمی ہر کلّی و جزئی کا فاعل اور مؤثر حقیقی اعتقاد کر کے تنہا اسی کو معبود و مستعان سمجھے۔ (تنبیہہ) ابن عباسؓ وغیرہ سلف سے "فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ" کا یہ مطلب منقول ہے کہ خدا کا مماثل کسی کو مت ٹھیراؤ"۔

(حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ)

(۸) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط (سورۃ ہود آیت ۲۶)۔

ترجمہ:۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

بندے کو چاہیئے کہ توحید پر استقامت کے ساتھ جما رہے۔

(۹) قرآن کے مُنزّل مِنَ اللہ ہونے میں شک نہ کرو

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ہ (یونس آیت ۹۴)۔

ترجمہ:۔ سو اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری۔ تو اُن سے پوچھ لے۔ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔ بے شک تیرے پاس تیرے رب سے حق بات آئی ہے۔ سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہو۔

قرآن اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اپنا ایمان مضبوط رکھ کر اسے اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اپنا دستور العمل بنانا چاہیئے۔

(۳) قرآن کے احکام کی تکذیب نہ کرو

(۱) وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ٥ (سورة یونس آیت ۹۵)۔

ترجمہ:۔ اور ان میں سے بھی نہ ہو۔ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ پھر تو بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

جنہوں نے قرآن پاک کے احکام کو جھٹلایا۔ وہ خسارہ مند ہیں۔ ایک مومن بندے کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں سے دُور رہے۔

(۲) أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوسٰى إِمَامًا وَّرَحْمَةً ط أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ج فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ق إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ٥ (ھود آیت ۱۷)۔

ترجمہ:۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے صاف راستہ پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو۔ اور اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب گواہ تھی۔ جو امام اور رحمت تھی یہی لوگ قرآن کو مانتے ہیں۔ اور جو کوئی سب فرقوں میں سے اس کا منکر ہو تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سو تو قرآن کی طرف سے شبہ میں نہ رہ۔ بے شک یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ــــ!

اس جہان کے بسنے والے سب لوگوں کو قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ورنہ عذاب سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں۔

اس بارے میں شیخ الاسلام علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں:۔

"یعنی یہود و نصاریٰ، بُت پرست، مجوس، عرب، عجم، یورپ، ایشیا، کسی فرقہ جماعت اور ملک وملّت سے تعلق رکھتا ہو جب تک قرآن کو نہ مانے گا۔ نجات نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ کی بعض احادیث میں آپؐ نے بہت تصریح وتعمیم کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

(فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ) یہ خطاب ہر شخص کو ہے جو قرآن سنے۔ یا حضورؐ کو مخاطب بنا کر دوسروں کو سُنانا مقصود ہے۔ کہ قرآن کی صداقت اور "مِنَ اللّٰهِ" ہونے میں قطعاً شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ جو لوگ نہیں مانتے وہ احمق ہیں یا معاند۔"

(حاشیہ شیخ الاسلام عثمانیؒ)

(۴) کافروں کے حال پر افسوس نہ کرو

قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ج فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ٥ (المائدة آیت ۶۸)۔

ترجمہ:۔ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں۔ جب تک تورات اور انجیل اور جو چیز تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے قائم نہ کرو۔ اور ضرور ہے کہ یہ فرمان جو تم پر نازل ہوا ہے اُن میں اکثر کی سرکشی اور انکار اور زیادہ بڑھائے گا۔ مگر انکار کرنے والوں کے حال پر تم کچھ افسوس نہ کرو۔

تورات اور انجیل کا قائم کرنا تب ہوگا جب اللہ کی آخری کتاب (قرآن کریم) جو انہیں سچا بتاتی ہے، پر ایمان لایا جائے اور حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی جائے۔

(۵) دین میں ناحق زیادتی نہ کرو

قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَّضَلُّوا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيلِ ٥ (المائدہ آیت ۷۷)۔

ترجمہ:۔ کہہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے گمراہ ہو چکے۔ اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا۔ اور سیدھی راہ سے دور ہو گئے۔

"اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو" یعنی اتباع حق میں حد سے آگے نہ بڑھو۔ جس کی تعظیم کا حکم ہو اس کی تعظیم میں مبالغہ سے کام نہ لو۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کو نبوت کے اعلیٰ درجے سے بڑھا کر خدائی کے درجے تک نہ پہنچاؤ۔ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں غلطی کی"۔ (ابن کثیرؒ)۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ قرآن و سنّت پر عمل کریں۔ بدعات سے دُور رہیں۔ تا کہ "غلو فی الدین" سے بچے رہیں۔

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر آیا ہے

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ط (النسآء آیت ۱۷۱)۔

ترجمہ:۔ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں حد سے نہ نکلو۔ اور اللہ کی شان میں سوائے پکّی بات کے نہ کہو۔

(۶) اللہ کی آیتوں کا مضحکہ اُڑانے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيٓ اٰيٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ ط وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ٥ (الانعام آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ اور جب تو لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا۔ یہاں تک کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں۔ اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

"یعنی جب جاہل دین پر عیب پکڑیں اس مجلس سے سرک جائے۔ اور اگر خطرہ ہو کہ باتوں میں مشغول ہو کر سرکنا بھول جاوے تو سوا نصیحت کے وقت ان میں بیٹھنا ہی موقوف کرے۔" (موضح القرآن)

"یعنی جو لوگ آیات اللہ پر طعن واستہزاء اور ناحق کی نکتہ چینی میں مشغول ہو کر اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا رہے ہیں۔ تم ان سے خلط ملط نہ رکھو۔ کہیں تم بھی اُن کے زمرہ میں داخل ہو کر مورد عذاب نہ بن جاؤ۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے "انکم اذا مثلهم" ایک مومن کی غیرت کا تقاضہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ایسی مجلس سے بیزار ہو کر کنارہ کرے۔ اور کبھی بھول کر شریک ہو گیا تو یاد آنے کے بعد فوراً وہاں سے اُٹھ جائے۔ اسی میں اپنی عاقبت کی دُرستی۔ دین کی سلامتی اور طعن و استہزاء کرنے والوں کے لئے عملی نصیحت اور تنبیہہ ہے۔" (حضرت مولانا عثمانیؒ)۔

خدا را اگر دین کی سلامتی درکار ہے اور ایمان سلامت لے کر قبر میں جانا منظور ہے تو اس کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کہ اپنے آپ کو ان مجالس سے دُور رکھا جائے جن میں قرآن مجید کے احکام یا اس کی شرح حدیثِ خیر الانام کے بارے میں زہر اُگلا جاتا ہو۔ غلط معانی کئے جاتے ہوں۔ غلط تاویلیں کی جاتی ہوں۔

علاوہ ازیں ایسے بے باک لوگوں کی کتابوں کے مطالعہ سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔

(۷) شیطان کے قدموں پر نہ چلو

(۱) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (النور آیت ۲۱ - ع ۳)۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلیگا سو وہ تو اسے بے حیائی اور بری باتیں ہی بتلائے گا۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی کبھی پاک صاف نہ ہوتا۔ اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ (البقرۃ آیت ۲۰۸)۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

"پہلی آیت میں مومن مخلص کی مدح فرمائی تھی۔ جس سے نفاق کا ابطال منظور تھا۔ اب فرماتے ہیں۔ کہ اسلام کو پورا پورا قبول کرو۔ یعنی ظاہر اور باطن اور عقیدہ اور عمل میں صرف احکامِ اسلام کی اتباع کرو۔ یہ نہ ہو کہ اپنی عقل یا کسی دوسرے کے کہنے سے کوئی حکم تسلیم کر لو۔ یا کوئی عمل کرنے لگو۔ سو اس سے بدعت کا قلع قمع مقصود ہے۔ کیوں کہ بدعت کی حقیقت یہی ہے۔ کہ کسی عقیدہ یا کسی عمل کو کسی وجہ سے مستحسن سمجھ کر اپنی طرف سے دین میں شمار کر لیا جائے۔ مثلاً نماز اور روزہ جو کہ افضل عبادات ہیں۔ اگر بدوں حکم شریعت کوئی اپنی طرف سے مقرر کرنے لگے جیسے عید کے دن عیدگاہ میں نوافل کا پڑھنا یا ہزارہ روزہ رکھنا یہ بدعت ہوگا۔ خلاصہ ان آیات کا یہ ہوا کہ

اخلاص کے ساتھ ایمان لاؤ۔ اور بدعات سے بچتے رہو

چند حضرات یہود سے مشرف باسلام ہوئے۔ مگر احکام اسلام کے ساتھ تورات کی بھی رعایت کرنی چاہتے تھے۔ مثلاً ہفتہ کے دن کو معظم سمجھنا۔ اور اونٹ کے گوشت، اور دودھ کو حرام ماننا اور تورات کی تلاوت کرنا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جس سے بدعت کا انسداد کامل فرمایا گیا۔

(وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ) کہ اپنے وسوسہ سے بے اصل چیزوں کو تمہارے دل نشین کر دیتا ہے اور دین میں بدعات کو شامل کرا کر تمہارے دین کو خراب کرتا ہے اور تم اس کو پسند کرتے ہو۔"
(حضرت مولانا عثمانیؒ)

(۳) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۱۶۹)۔

ترجمہ:- اے لوگو! ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دیگا اور یہ کہ اللہ کے ذمے تم وہ باتیں لگاؤ جنہیں تم نہیں جانتے۔

یعنی خورد و نوش میں ہمیشہ دو باتیں ملحوظ رکھیئے:-

(۱) حلال ہو۔

(۲) پاک ہو۔

شیطان کے بہکاوے میں آکر شرعی حلت و حرمت کی حدود سے ہرگز تجاوز نہ کرو۔

حاشیہ حضرت مولینا عثمانیؒ

"اہلِ عرب بت پرستی کرتے تھے۔ اور بتوں کے نام پر سانڈھ بھی چھوڑتے تھے۔ اور ان جانوروں سے نفع اٹھانا حرام سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی ایک طرح کا شرک ہے۔ کیونکہ تحلیل و تحریم کا منصب اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس بارہ میں کسی کی بات ماننی گویا اس کو اللہ کا شریک بنانا ہے۔ اس لئے پہلی آیات میں شرک کی خرابی بیان فرما کر اب تحریم حلال سے ممانعت کی جاتی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں سے کھا۔ بشرطیکہ وہ شرعاً حلال و طیب ہو۔ نہ تو فی نفسہ حرام ہو۔ جیسے مردار اور خنزیر اور مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ (جن جانوروں پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے۔ اور اس کی قربت مقصود ان جانوروں کے ذبح سے ہو) اور نہ کسی عارضی امر سے اس میں حرمت آ گئی ہو، جیسے غصب، چوری، رشوت، سود کا مال، کہ ان سب سے اجتناب ضروری ہے۔ اور شیطان کی پیروی ہرگز نہ کرو۔ کہ جس کو چاہا حرام کر لیا۔ جیسے بتوں کے نام کے سانڈھ وغیرہ۔ اور جس کو چاہا حلال کر لیا۔ جیسے مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ وغیرہ۔

(اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ)۔ یعنی مسئلے اور احکامِ شرعیہ اپنی طرف سے بنا لو۔ جیسا کہ بہت سے مواقع میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ مسائل جزئیہ سے گزر کر امور اعتقادیہ تک نصوصِ شرعیہ کو چھوڑ کر اپنی طرف سے احکام تراشے جاتے ہیں۔ اور نصوص قطعیہ اور اقوالِ سلف کی تحریف اور تغلیط کرتے ہیں۔

(۴) وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ (الانعام آیت ۱۴۲ ع ۱۷)۔

ترجمہ:- اور بوجھ اٹھانے والے مویشی پیدا کئے۔ اور زمین سے لگے ہوئے۔ اور اللہ کے رزق سے کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

"اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے منتفع ہونا چاہیئے۔ شیطان کے قدموں پر چلنا یہ ہے۔ کہ ان کی خواہی نخواہی بدوں حجت شرعی کے حرام کر لیا جائے یا شرک و بت پرستی کا ذریعہ بنا لیا جائے۔ شیطان کی اس سے زیادہ کھلی دشمنی کیا ہوگی کہ ان نعمتوں سے دنیا میں تم کو محروم رکھا اور آخرت کا عذاب رہا سو الگ۔" (مولینا عثمانیؒ)

(۸) کھانے پینے میں حد سے نہ نکلو

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝
(الاعراف آیت ۳۱ ع ۳)۔

ترجمہ:- اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنے لباس پہن لیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو۔ اور حد سے نہ نکلو۔ بیشک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

لباس

سے ستر، عورت اور زینت مقصود ہے۔ سفید لباس پسندیدہ ہے۔ خوشبو اور مسواک بھی لوازماتِ زینت میں سے ہے۔ مگر مرد ریشمی لباس نہ پہنیں اور عورتیں باریک لباس نہ پہنیں جس میں سے بدن نظر آئے۔

کھانے پینے

میں احتیاط رہے کہ:-

(۱) حلال کو اپنے اوپر حرام نہ ٹھہرالے۔

(۲) حرام کھانے نہ لگ جائے۔

(۳) مضرِ صحت چیزیں استعمال میں نہ لائے۔

(۴) نہ حریصوں کی طرح شکم پُری کرے اور نہ ہی اتنا کم کھائے کہ صحت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔
(۵) بغیر بھوک لگے کھانے میں ہاتھ نہ ڈالے
(۶) حدود حلال وحرام کا پورا خیال رکھے۔
(۷) تکبّر اور اسراف سے دُور رہ کر کھائے پئے اور پہنے۔

"حد سے نہ نکلو" میں سارے طبّی اُصول جو صحت کی بحالی کے لئے ضروری ہیں آگئے۔

(۹) بے جا خرچ نہ کرو

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۲۵)۔

ترجمہ:- اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو۔ اور مال بے جا خرچ نہ کرو۔

"یعنی قرابتداروں کے مالی و اخلاقی ہر قسم کے حقوق ادا کرو۔ محتاج و مسافر کی خبرگیری رکھو اور خدا کا دیا ہوا مال فضول بے موقع مت اڑاؤ۔ فضول خرچی یہ ہے کہ معاصی اور لغویات میں خرچ کیا جائے یا مباحات میں بے سوچے سمجھے اتنا خرچ کر دے کہ آگے چل کر تفویت حقوق اور ارتکاب جرم کا سبب بنے"۔ (حضرت مولینا عثمانیؒ)

ہر وہ خرچ جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی میں خرچ کیا جائے "بے جا خرچ" کہلاتا ہے۔ خواہ ایک کوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً جوا، شراب، زنا، نام و شہرت کے لئے خرچ کرنا وغیرہ بے جا خرچ ہیں۔

"بے جا خرچ" کرنے والا اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے حلال وحرام کی حدود کا بہت کم خیال رکھے گا۔ اس لئے بے جا خرچ سے ہاتھوں کو روکے رکھنا چاہیئے۔

(۱۰) خرچ کرنے میں حد اعتدال سے نہ بڑھو

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۲۹ ع ۳)

ترجمہ:- اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو۔ اور نہ اُسے کھول دے بالکل ہی کھول دینا۔ پھر تو پشیمان تہی دست ہو کر بیٹھ رہے گا۔

یعنی خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ یہ بہترین اقتصادی اصول ہے۔ جسے اور [illegible]ش گزرانی کی کلید کہنا چاہیئے۔ اس اصول کو اپنا کر ہر شخص مالی پریشانیوں سے بچ سکتا ہے۔ جو بلا اندازہ خرچ کرنے سے پیدا ہوتی ہیں جن کی خاطر ہر وقت جائز یا ناجائز طریقہ سے مال جمع کرنے کا خبط دماغ میں سمایا رہتا ہے۔

(۱۱) اپنی اولاد کو قتل نہ کرو!

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۱ ع ۴)

ترجمہ:- اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ بے شک اُن کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔

"جاہلیت میں بعضے آدمی بیٹیوں کو خوف فقر سے مار ڈالتے تھے۔ پس اولاد سے مراد بنات ہونگی اور اولاد کے عنوان سے تعبیر کرنا اظہار تعلّق و اختصاص کے لئے ہے کہ جوش ترحم ہو"۔ (بیان القرآن)۔

(۱۲) زنا کے قریب مت پھٹکو

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

ترجمہ:- اور زنا کے قریب نہ جاؤ بےشک وہ بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے۔

زنا کے قریب لانے والی باتوں سے بھی بچنا چاہیئے۔ مثلاً غیر عورتوں کی طرف دیکھنا۔ ایسا لٹریچر پڑھنا جو شہوانی خیالات اُبھارنے والا ہو۔ گندے اور بُرے لوگوں کی سوسائٹی میں آمد و رفت رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

(۱۳) ناحق خونریزی نہ کرو

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ (بنی اسرائیل آیت ۳۳ ع ۴)

ترجمہ:- اور جس جان کو اللہ نے قتل کرنا حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرنا۔

(۱۴) یتیم کا مال ناحق نہ کھاؤ!

(۱) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ (بنی اسرائیل آیت ۳۴)

ترجمہ:- اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر جس طریقہ سے کہ بہتر ہو۔ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔

"یعنی یتیم کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ ہاں اگر اس کی حفاظت و نگہداشت اور خیر خواہی مقصود ہو تو مضائقہ نہیں۔ جس وقت جوان ہو جائے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگے۔ مال اس کے حوالے کر دو"۔ (حضرت مولینا عثمانیؒ)۔

(۲) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ (الانعام آیت ۱۵۲)۔

ترجمہ:- اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔

"یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ (یعنی انہیں تصرف مت کرو) مگر ایسے طریقے سے (تصرف کی اجازت ہے) جو کہ (شرعاً) مستحسن ہے (مثلاً اس کے کام میں لگانا، اس کی حفاظت کرنا، اور بعض اولیاء اور اوصیاء کو اس میں یتیم کے لئے تجارت کرنے کی بھی اجازت ہے۔) یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے۔ (اس وقت تک ان تصرفات مذکورہ کی بھی اجازت ہے۔) اور پھر اس کا مال اس کو دے دیا جاویگا۔ بشرط سفیہ نہ ہو پس تصرف غیر مشروع مال یتیم میں حرام ہوا"۔ (بیان القرآن)

(۳) وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ (النسآء آیت ۵ ع ۱)۔

ترجمہ:- اور اپنے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ بے سمجھوں کے حوالے نہ کرو۔ البتہ اُنہیں ان مالوں سے کھلاتے اور پہناتے رہو۔ اور انہیں نصیحت کی بات کہتے رہو۔

"یتیم کے مال کی حفاظت منظور ہے۔ نہ تم بے جا کھا جاؤ۔ اور نہ اس کو ضائع کرنے کے لئے دو۔ جب تک وہ کاروبار سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائے اُسے روٹی کپڑا دیکر تسلّی دیتے جاؤ"۔ (حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی)۔

(۴) وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ (النسآء آیت ۲)۔

ترجمہ:- اور یتیموں کو ان کے مال دیدو۔ اور ناپاک کو پاک سے نہ بدلو۔ اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ یہ بڑا گناہ ہے۔

"جس لڑکے کا باپ مر جائے تو اس کے بڑوں کو تقید ہے کہ اس کے مال میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بدل نہ لیں اور احتیاط سے رکھیں جب بالغ ہو حوالے کر دیں"۔ (موضح القرآن)

ہمارے دینی مدارس

مدرسہ اشرفیہ سکھر

برادرانِ اسلام! اس دورِ پُرفتن میں اسلامی تعلیمات سے قوم کی بے اعتنائی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ہماری اولاد میں دس فیصدی بچے بھی ایسے نہیں ہیں۔ جو قرآن پاک پڑھتے ہوں۔ امت مسلمہ نے عملی طور پر قرآنی تعلیم سے بے اعتنائی برتنی شروع کردی ہے۔ کھاتے پیتے اور متوسط گھرانوں کے بچوں کی اکثریت قرآن پاک سے بیگانہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ والدین کے قلوب سے بھی قرآنی تعلیم کی اہمیت روز بروز کم ہو رہی ہے۔ خدا کی اس ادا کردہ دولت (اولاد) کی دینی تباہی کا اب احساس بھی مفقود ہونے لگا ہے۔ صرف چند سر پھرے اور دینی احساس رکھنے والے کچھ نفوس ابھی ایسے باقی ہیں۔ جو دین کی امانت کو سینہ سے چپٹائے ہوئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ یہ دولت گھر گھر پہنچ سکے ہر قسم کی طعن و تشنیع کو محض دینی فریضہ کی ادائیگی کی وجہ سے برداشت کرتے ہیں اور ہر قسم کے نامساعد حالات کا مقابلہ کرکے دین کے ان ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کو روشن کئے ہوئے ہیں۔

اگر قوم کے سمجھدار طبقہ میں ذرہ برابر بھی شعور باقی ہے۔ تو اس کو ان دینی اداروں کی سرپرستی اور امداد و اعانت دل کھول کر کرنی چاہیئے۔ تاکہ دین کی جڑیں مضبوط و پائیدار بن کر شجر اسلامی کو بارآور بنا سکیں۔ خدا کے فضل و کرم سے آپ کی مشہور علمی اور دینی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ سکھر نے چھ سال کے معمولی عرصہ میں تعلیمی۔ تبلیغی۔ اخلاقی سماجی ہر قسم کی خدمات ایسی انجام دی ہیں۔ کہ واقف کار حضرات مطمئن اور ثناخواں ہیں۔ اس وقت رجب المرجب شروع ہو چکا ہے۔ اربابِ خیر سے خصوصی توجہ کی درخواست ہے تاکہ دین کے علوم کے پیاسوں کے لئے بہتر سے بہتر سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔

محمد احمد تھانوی ناظم مدرسہ اشرفیہ سکھر

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے عربی مدارس

دینی حلقوں میں یہ بات بڑی مسرت سے سُنی جائے گی کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بیس عربی مدارس اور مکاتب دینیہ موجود ہیں جو کہ اپنی مدد صرف آپ کے اصول پر عوام کی دینی تعلیمی اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں چھ مدارس کا باضابطہ مرکزی وفاق المدارس ملتان سے الحاق ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ نجم المدارس کلاچی۔ فیض المدارس درابن مفتاح العلوم ٹانک۔ اشرف المدارس گل امام تعلیم القرآن ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ راقم الحروف عبدالکریم عفی عنہ نے مرکزی وفاق المدارس کے حسب الحکم علاقہ ہذا کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ اور ان مدارس ملحقہ کی مفصل رپورٹ مرتب کر کے مرکزی دفتر ملتان بھیج دی ہے۔ دوران معائنہ معلوم ہوا۔ کہ اس وقت صرف ان چھ مدارس میں پانچسو ستر طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جن کے لئے ستائیس اساتذہ متعین ہیں اور جو باقاعدہ چھ گھنٹے تعلیم دیا کرتے ہیں۔ ان میں ایک سو ساٹھ وہ طلباء ہیں جن کے کھانے پینے مکان کتب روشنی صفائی اور تمام ضروریات بھی ان ہی مدارس کے ذمہ ہیں اور جن سے تعلیم یا بورڈنگ کے اخراجات کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔ یاد رہے کہ ان چھ مدارس کا نظم و نسق مرکزی وفاق ملتان کے ماتحت ہے۔ طلباء سے امتحانات لئے جاتے ہیں۔ اور آمد و صرف کی پڑتال اراکین کمیٹی کے سپرد ہے۔

دیندار طبقہ کا فرض ہے کہ وہ ماہ رجب اور رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر ان اداروں کو اور وسعت دیں۔ غیر ملحقہ مدارس سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مرکزی وفاق سے الحاق میں تاخیر نہ فرمادیں۔ تاکہ ضلع کی اس علمی اور دینی قوت میں اضافہ ہو اور کسی کو ان کے نظم و نسق پر اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ غیر ملحقہ مدارس میں انوار العلوم اماخیل اور مدرسہ چراغیہ توران نے فارم الحاق طلب کر لئے ہیں امید ہے باقی ادارے بھی اس کار خیر میں تاخیر سے کام نہ لیں گے۔ (ناکارہ عبدالکریم ناظر حلقہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین حتیّ المقدور دین کی خدمت پوری جدوجہد سے ادا کر رہا ہے۔ چونکہ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ اس واسطے مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ صدقات خیرات سے اس مدرسہ کے نحیف کندھوں کو سہارا دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

نوٹ:۔ مدرسہ ہذا کی دو سالہ روئیداد شائع ہو چکی ہے۔

عبدالرشید ناظم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ ضلع سرگودہا

قارئین "ترجمان اسلام" کو ضروری اطلاع

اخبار ترجمان اسلام تقریباً چار ماہ سے بند ہے۔ اس کے لئے نیا ڈکلریشن داخل کیا گیا ہے جو ابھی تک زیر غور ہے۔ امید ہے کہ جلد منظور ہو جائے گا۔

ترجمان اسلام کے عملہ نے قارئین کے اطمینان کے لئے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک ترجمان اسلام کو اجازت نہیں ملتی۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مضامین اور موصولہ ڈاک، ہفت روزہ پیام اسلام میں چھپے اور اس کے پرچے .... اپنے خریداروں کو ہم پہنچائیں۔ چنانچہ محترم مولوی حافظ طالب حق صاحب مدیر پیام اسلام نے یہ خدمت قبول کر لی جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اب خریداران ترجمان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ترجمان اسلام کی جگہ فی الحال پیام اسلام روانہ نہیں کیا جائیگا۔ اور "ترجمان اسلام" اجازت ملنے پر سب کی خدمت میں روانہ کیا جائے گا۔ سب حضرات دعا بھی فرمائیں۔ فقط

احقر (غازی) خدابخش پرنٹر پبلشر ترجمان اسلام لاہور

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت

تحقیقی اسلامی ثقافت کی مجلس نے ڈاڑھی کی شرعی حیثیت کے بارہ میں اسی نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کو حضرت مولینا قاضی شمس الدین صاحب ساکن درویش ہری پور ہزارہ خلیفہ حضرت مولینا محمد عبداللہ صاحب مرحوم، (کندیاں شریف)، نے مرتب فرمایا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے اس سلسلہ کے تمام شکوک و شبہات کافور ہو جاتے ہیں۔ پیاری زبان میں معقول طریقہ سے خود ساختہ مجتہدین کے دلائل کا تار و پود بکھیرا گیا ہے۔ حضرت شیخ التفسیر مولینا احمد علی صاحب مدظلہ نے اسے پسند فرما کر اشاعت کی اجازت دی۔ قیمت صرف بارہ آنے ہے۔ دفتر ترجمان اسلام مکتبہ نظام العلماء بیرون دہلی دروازہ لاہور سے منگا کر خود پڑھیں، اوروں کو پڑھائیں۔ اس فساد کے زمانہ میں سنّت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرنا سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرنا ہے۔

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلسہ

۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۶۱ء مطابق ۲۰، ۲۱، ۲۲ شوال المکرم ۱۳۸۰ھ کو انشاء اللہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو گا۔ حضرات علماء کرام و دیگر متعلقین نوٹ فرمالیں۔

فاضل جالندھری ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منٹگمری لائے۔

بچوں کا صفحہ

دو کمسن مجاہد معوذؓ اور معاذؓ

پیارے بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہیں ان دو کمسن مجاہدوں کی داستان نظم کے پیرائے میں سناتے ہیں جنہوں نے جنگِ بدر میں عظیم الشان کارنامے دکھا کر اسلام کی عظمت کا علم لہرایا۔ ایک کا نام معوذؓ اور دوسرے کا نام معاذؓ تھا۔ معاذؓ نے سب سے بڑے دشمنِ اسلام ابو جہل ابن ہشام کو جہنم رسید کیا تھا۔ اپنے باپ کے انتقام میں ابو جہل کے بیٹے عکرمہ نے معاذؓ پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ ان کا بازو کٹ گیا۔ معاذؓ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک زندہ رہے اور معوذؓ نے میدانِ جنگ ہی میں جامِ شہادت نوش کیا۔

○

غور سے بچو سنو دو کمسنوں کی داستاں!
جن پہ راضی تھے خدا و سرورِ کون و مکاں

بھائی تھے رشتے میں دونوں یہ مجاہد بالیقیں
یہ بنے جوشِ عمل سے غازیٔ دینِ متیں

ایک دن حضرتؐ نے بھرتی کا کیا جب انتظام
ہو گئے شامل صفوں میں یہ بھی دونوں نیک نام

یہ کہا سرکارِ دیںؐ سے، ہم کو ہے شوقِ جہاد
ہم کبھی واپس نہ لوٹیں گے یہاں سے بے مراد

عمر میں چھوٹے ہیں گو ہم اے حبیبِ کبریاؐ
دل میں ہے یہ آرزو ہو زندگی دیں پر فدا

کیجئے شامل ہمیں بھی جنگ میں شاہِ رسلؐ
ہو شہیدوں میں ہمارا نام اے آقائے کلؐ

سن کے ان کی بات کو سرکارِ عالمؐ نے کہا
میں کروں گا اس کو بھرتی تم میں جو ہوگا بڑا

کر لیا بھرتی بڑے کو سرورِ عالمؐ نے جب
بن گیا اس کے لئے گویا مسرت کا سبب

عرض کی چھوٹے نے پھر اے حضرتِ خیر الانامؐ
کیجیو شامل مجھے بھی جنگ میں عالی مقامؐ

جوش اس بچے کا دیکھا جس گھڑی سرکارؐ نے
کہہ دیا دونوں کو پھر یہ احمدِ مختارؐ نے

تم لڑو آپس میں کشتی اے سبھوں کے دلربا
جیت لی تو ہو گے تم بھی شاملِ اہلِ وغا

طے ہوئی آپس میں کشتی دونوں بھائیوں کی وہاں
کشتی کرنے لگ گئے یہ دونوں بھائی بے گماں

چھوٹے بھائی نے بڑے کے کان میں یوں کہہ دیا
اے برادر! ہار کر لیٹو زمیں پر بے ریا!

تاکہ ہو جائے مری بھی آج پوری آرزو
تاکہ میں بھی روزِ محشر پیشِ حق ہوں سرخ رو

مان لی یہ بات اس نے اپنے چھوٹے بھائی کی
وہ زمیں پر گر پڑا بالقصد بازی ہار دی

ہو گیا چھوٹا بھی شامل لشکرِ اسلام میں،
ہو گئے مقبول دونوں اب تو خاص و عام میں

رن میں دکھلائے انہوں نے کارنامے بےشمار
ان کا ہر اک وار تھا میدان میں بس شعلہ بار

تھی تمنا ان کی ہم سے قتل ہو ابنِ ہشام
فوجِ باطل کا ہے جس کے ہاتھ میں سب انتظام

نام میں مشہور جو کہ ہے ابو جہلِ لعیں
دینِ حق کا سب سے بڑھ کر ہے جو دشمن بالیقیں

اک صحابیؓ سے کیا اس دشمنِ دیں کا پتہ
دوڑ کر پہنچے وہیں یہ دونوں لڑکے مہ لقا

یک بیک حملہ کیا دونوں نے ایسا زوردار
ان کے حملوں سے جو لی ابو جہل نے راہِ فرار

گھیر کر ملعون کو حملہ کیا بس زوردار
آنِ واحد میں گرا گھوڑے سے کافر نابکار

ہو گیا فی النار کافر ان کے اک ہی وار سے
کر دیا فوراً جدا سر تیغ جوہر دار سے

دیکھا جب سالار کو ہے خاک و خوں میں لوٹتا
کر دیا باطل نے اس دم ایک ہنگامہ بپا

کر دیا دونوں نے روشن دینِ قیم کا چراغ
ہو گیا دلِ لشکرِ اسلام کا بھی باغ باغ

ایک کو حق نے کیا رتبہ شہادت کا عطا
دوسرا دنیا میں ٹھہرا غازیِ دینِ خدا

دونوں نے انورؔ دکھائے کارنامے لازوال
ملتی نہیں تاریخ میں ان کی شجاعت کی مثال

نور محمد انور۔ کالا باغ

۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء

خدام الدین لاہور

ایڈیٹر
عبید اللہ انور

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C. ۳۰/۲۷/۲۴۸/۱ مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء

پاک و ہند کے جیّد علمائے کرام کا مصدّقہ

قرآن عزیز مجلّد

تقطیع ۲۹×۲۲/۸

مترجم و محشّیٰ

مرتبہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدّ ظلہ

فوائد

۱ = ہر سورۃ کا عنوان　۲ = ہر رکوع کے شروع میں خلاصہ اور ماخذ

۳ = ربط آیات　۴ = کاغذ، کتابت، طباعت معیاری

ھدیہ مجلّد پارچہ: قسم اوّل آٹھ روپے، محصولڈاک عہ/۱، قسم دوم چھ روپے محصولڈاک عہ/۱
(بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیں)

ملنے کا پتہ
ناظم انجمن خدام الدّین دروازہ شیرانوالہ لاہور

خلاصۃ المشکوٰۃ مترجم

جس میں اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیثیں ہیں اور قرآن مجید کی طرح اس پر اعراب ہیں۔ ترجمہ نہایت ہی آسان اردو میں ہے۔ عورتیں، سمجھدار بچے اور معمولی اردو دان بھی بہ آسانی پڑھ سکتے ہیں۔

ھدیہ مجلّد عہ/۸ - محصولڈاک ۱۲/

ملنے کا پتہ
ناظم انجمن خدام الدّین - لاہور

۳۲ رسالے

مختلف مضامین پر عام فہم اردو زبان میں شائع کئے گئے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک دس لاکھ ساٹھ ہزار ہند و پاک میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ ہر مسلمان مرد اور بچے کے لئے ان کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ نیا ایڈیشن چھپ کر آ گیا ہے۔ کل ۳ روپے ۸/ پیشگی بھیجیں۔ ہدیہ مجلّد سیٹ ۸/ محصولڈاک عہ/ - دی پی نہ ہوگا

ملنے کا پتہ
انجمن خدام الدّین۔ شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

متفرق مطبوعات

گلدستہ صد احادیث نبوی مجلّد جیبی سائز

قیمت ۸/ آنے		معہ محصولڈاک	عہ
مجموعہ تفاسیر مجلّد	عہ/۸	″	عہ/۴
ضرورت قرآن	۳/	″	۵/
اسماء اللہ الحسنیٰ	۵/	″	۷/
مقصد قرآن	۳/	″	۵/
استحکام پاکستان	۳/	″	۵/
اصلی حنفیّت	۲/	″	۴/
بہشتی اور دوزخی کی پہچان	۲/	″	۴/
نجات دارین کا پروگرام	۳/	″	۵/
مسٹر اور علماء	۳/	″	۵/

ناظم انجمن خدام الدّین شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

گلدستہ
صد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

اس گلدستہ میں سو حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح فقط بخاری شریف و مسلم شریف کی جمع کی گئی ہیں۔ کوئی حدیث شریف اصل کتاب کی ایک سطر سے زائد نہیں ہے۔ اصل حدیث کے نیچے اس کا ترجمہ بھی عام فہم زبان میں درج کیا گیا ہے ہر حدیث کے اختتام پر چند الفاظ میں اس کی مختصر تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ اس کی قیمت پہلے ایڈیشن میں تو فقط ایک عہد نامہ پر دستخط تھے جس میں ان احادیث کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنے کا وعدہ تھا اور مجلّد کے لئے ۲/ جلد کے لئے جاتے تھے لیکن اب تیسرے ایڈیشن میں اس کی قیمت کاغذ کی گرانی کی وجہ سے ۸/ آنے رکھ دی گئی ہے اور محصولڈاک ۸/ کل عہ روپیہ پیشگی بھیجیں۔ وی۔ پی ہرگز نہ ہوگا۔

ناظم شعبۂ تالیف و اشاعت
انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

(فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدّین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا)